رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ... عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

اللہ اکبر

ایڈیٹر غلام نبی

شرح چندہ پیشگی

سالانہ ... ششماہی ... سہ ماہی ...

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY

ALFAZL QADIAN.

تار کا پتہ الفضل قادیان

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ...

جلد ۲۵	مورخہ ۱۵ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ	یوم جمعہ	مطابق ۲۹ جنوری ۱۹۳۷ء	نمبر ۲۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۷ جنوری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ساڑھے سات بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو ابھی کھانسی کی شکایت ہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت یوں بفضلِ خدا اچھی ہے۔ قدرے نزلہ اور کھانسی کی تکلیف ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی چھوٹی صاحبزادی امۃ الباسط آج سیڑھیوں پر سے گر پڑیں جس سے جبڑے کی ہڈی پر چوٹ آئی۔ احباب دعائے صحت کریں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دعا کرنے والوں کیلئے آسمان زمین سے نزدیک آجاتا ہے۔

"جب خدا تعالیٰ کا ارادہ کسی بات کے کرنے کیلئے توجہ فرماتا ہے۔ تو سنت اللہ یہ ہے۔ کہ اس کا کوئی مخلص بندہ اضطرار اور کرب اور قلق کے ساتھ دعا کرنے میں مشغول ہوجاتا ہے۔ اور اپنی تمام ہمت اور تمام توجہ اس امر کے ہوجانے کے لئے مصروف کرتا ہے۔ تب اس مرد فانی کی دعائیں فیوض الٰہی کو آسمان سے کھینچتی ہیں۔ اور خدا تعالیٰ ایسے نئے اسباب پیدا کر دیتا ہے۔ جن سے کام بن جائے۔ یہ دعا اگرچہ بعالم ظاہر انسان کے ہاتھوں سے ہوتی ہے۔ مگر درحقیقت وہ انسان خدا میں فانی ہوتا ہے اور دعا کرنے کے وقت میں حضرت احدیت و جلال میں ایسے فنا کے قدم سے آتا ہے۔ کہ اس وقت وہ ہاتھ اس کا ہاتھ نہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ کا ہاتھ ہوتا ہے۔ یہی دعا ہے جس سے خدا پہچانا جاتا ہے۔ اور اس ذوالجلال کی ہستی کا پتہ لگتا ہے۔ جو ہزاروں پردوں میں مخفی ہے۔ دعا کرنے والوں کے لئے آسمان زمین سے نزدیک آجاتا ہے۔ اور دعا قبول ہوکر مشکل کشائی کے لئے نئے اسباب پیدا کئے جاتے ہیں۔ اور ان کا علم پیش از وقت دیا جاتا ہے۔ اور کم سے کم یہ کہ میخ آہنی کی طرح قبولیت دعا کا یقین غریب کے دل میں بیٹھ جاتا ہے۔ سچ یہی ہے۔ کہ اگر یہ دعا نہ ہوتی۔ تو کوئی انسان خداشناسی کے بارے میں حق الیقین تک نہ پہونچ سکتا۔" (ایام الصلح)

کیا اہلِ پیغام "شرافت و معقولیت" سے شرائط طے نہ کریں گے؟

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خاکسار کو ارشاد فرمایا تھا۔ کہ جناب مولوی محمد علی صاحب سے نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مباحثہ تو میں خود کروں گا انشاء اللہ" آپ ان سے شرطیں طے کریں" گویا حضور نے معقول اور مساوی شروط کے تصفیہ کے لئے خاکسار کو مقرر فرمایا۔ مگر جناب مولوی محمد علی صاحب نے اس مرحلہ کو مختصر کرنے کی بجائے طویل تر بنا دیا ہے۔ اور مجبوراً ہمیں بھی مضمون لکھنے پڑے۔ لیکن اشتہار" جناب مولوی محمد علی صاحب سے خدا کے نام پر اپیل" نہایت مختصر اور فیصلہ کن تھا۔ اسے پڑھ کر جناب ایڈیٹر صاحب پیغام نے ایک سلسلۂ دشنام مرتب فرمانے کے بعد لکھا ہے" مولوی اللہ دتا صاحب کی حرکت نہایت معاندانہ اور تکلیف دہ ہے۔ لیکن ہم انہیں ایک حد تک معذور سمجھتے ہیں۔ جناب خلیفہ صاحب نے ایک ایسی خدمت انکے سپرد فرمائی ہے۔ جسے شرافت و معقولیت اور دیانت و صداقت کے ساتھ انجام نہیں دیا جا سکتا"۔ (۲۴ جنوری) تاحال میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں۔ کہ اہلِ پیغام سے نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مناظرہ کیلئے مساوی اور معقول شرائط کا تصفیہ "شرافت و معقولیت اور دیانت و صداقت کے ساتھ" کیوں نہیں ہو سکتا؟ بے شک جناب مولوی محمد علی صاحب کا تکفیر کو پہلے مستقل موضوع بنانا معقولیت سے بالکل عاری ہے۔ جس کی گواہی مولوی ثناء اللہ صاحب امرت سری نے بھی دی ہے۔ لیکن ہم ہنوز مایوس نہیں۔ ہم سمجھتے ہیں۔ مولوی صاحب اس ضد کو چھوڑنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ ہاں اگر" پیغام صلح" کے نزدیک انہوں نے شرائط کے "شرافت و معقولیت" سے طے نہ کرنے کا عزم کر رکھا ہے۔ جیسا کہ ان الفاظ سے مترشح ہوتا ہے۔ تو یہ ایک افسوسناک امر ہوگا۔ بہرحال آئندہ اس بیان کی حقیقت کھل جائے گی ؛

خاکسار

ابو العطاء

جالندھری

قادیان میں پولنگ کا دوسرا دن

قادیان ۲۷ رجنوری پنجاب اسمبلی کے جدید انتخابات کے سلسلہ میں آج ان مرد ووٹروں کا پولنگ تھا جنہیں جائداد کی بناء پر ووٹر بننے کا حق تھا۔ پولنگ ۹ بجے شروع ہو گیا۔ کل ووٹ ۴۱۱ گذرے جن میں سے ۳۶۲ جناب چوہدری فتح محمد صاحب کے حق میں ۴۶ احراری نمائندہ کے حق میں۔ اور ۳ میاں بدر محی الدین صاحب کے حق میں شمار کئے گئے۔ احمدی ووٹرز میں سے ایک سخت بیماری کی وجہ سے چارپائی پر اور ایک دوسرے آدمیوں کا سہارا لے کر ووٹ دینے آیا۔ کل ان ووٹروں کا پولنگ ہوگا۔ جنہیں تعلیم یافتہ ہونے کے لحاظ سے ووٹ دینے کا حق حاصل ہے۔

مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

۱۔ سال سوم کی تحریک جدید کے اعلان پر ایک ماہ سے زائد عرصہ گذر چکا ہے۔ کیا اس عرصہ میں آپ نے اپنے فرائض کو ادا کر دیا؟

۲۔ تحریک جدید کے وعدوں کی آخری میعاد ۳۱ رجنوری ہے۔ اس تاریخ کے بعد کوئی وعدہ قبول نہ کیا جائے گا۔ سوائے ان ممالک کے جن کو مستثنیٰ کیا گیا ہے ؛

۳۔ مومن کی علامت یہ ہے کہ وہ سابق بالخیرات ہوتا ہے۔ پس آپ کا صرف یہی فرض نہیں۔ کہ ۳۱ رجنوری سے پہلے اپنے وعدے سے اطلاع دیدیں۔ بلکہ جس قدر پہلے آپ وعدہ لکھاتے ہیں۔ اسی قدر زیادہ ثواب کے آپ مستحق بنتے ہیں ؛

۴۔ تحریک جدید کا وعدہ پورا کرنے کی آخری میعاد ہندوستان کیلئے ۳۱ دسمبر ہے۔ لیکن جو شخص جس قدر جلد رقم ادا کرتا ہے۔ اتنا ہی ثواب کا زیادہ مستحق ہے۔ سوائے اسکے جو خدا تعالیٰ کی نگاہ میں معذور ہے

۵۔ جس قدر پہلے رقم جمع ہو جائے۔ اتنا ہی زیادہ اس سے خدمت دین میں فائدہ پہنچ سکتا ہے

۶۔ بیشک یہ چندہ اختیاری ہے۔ لیکن یاد رہے۔ کہ اختیاری چندہ ہی زیادہ ثواب کا موجب ہوتا ہے

۷۔ دشمن اپنے سارے لشکر سمیت اسلام اور احمدیت پر حملہ آور ہے! اسلام و احمدیت آپسے ہر ممکن قربانی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ تاریکی کے فرزندوں اور نور کے فرزندوں میں ضرور نمایاں فرق ہونا چاہیئے

۸۔ اس تحریک کا ہر شخص کے کان تک پہنچ جانا ضروری ہے۔ پس یہ بھی ثواب کا کام ہے۔ کہ آپ اپنے بھائی تک اس کی اطلاع پہنچا دیں۔ اور اسے اس میں شامل ہونے کی تحریک کریں جو آپ کی تحریک پر حصہ لیتا یا زیادہ حصہ لیتا ہے۔ اس کے ثواب میں آپ بھی برابر کے شریک ہوں گے ؛

۹۔ خدا تعالیٰ کے کام بندوں کی مدد کے محتاج نہیں۔ وہ اپنے کام خود اپنے ہاتھ سے کرتا ہے۔ مگر مبارک ہے۔ وہ جس کے ہاتھ کو خدا تعالیٰ اپنا ہاتھ قرار دیدے۔ کہ وہ برکت کو پا گیا۔ اور رحمت کا وارث ہو گیا ؛

۱۰۔ تحریک جدید سال دوم کا بقایا جن افراد یا جماعتوں کے ذمہ ہو۔ ان کو بھی فوری ادائیگی کی طرف توجہ کرنی چاہیئے ؛

خاکسار:۔ مرزا محمود احمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ ذیقعدہ ۱۳۵۵ھ

وراثت میں لڑکیوں اور عورتوں کا حصہ

اگرچہ مسلمان کہلانے والوں میں ایسے لوگوں کی کمی نہیں۔ جو دُوسری اقوام کی دیکھا دیکھی اپنی لڑکیوں کو حقِ وراثت سے محروم کئے ہوئے ہیں۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے۔ اور ناقابلِ انکار حقیقت کہ صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس نے والدین کی جائداد میں سے لڑکیوں کا۔ خاوندوں کی جائداد میں سے بیویوں کا۔ اور بیٹوں کی جائداد میں سے ماؤں کا حق قائم کیا ہے۔ اور اس کی ادائیگی نہایت ضروری قرار دی ہے۔ چونکہ اسلام کے سوا اور کسی مذہب نے عورتوں کا یہ حق تسلیم نہیں کیا۔ اور اس طرح ان کے ساتھ سخت ناانصافی روا رکھی گئی ہے۔ اس لئے دیگر مذاہب کے سمجھدار اور انصاف پسند لوگ چاہتے ہیں۔ کہ عورتوں کو ورثہ میں حصہ دار قرار دیں۔ اور ان کو ان کا حق دلائیں۔ اس کے لئے چونکہ خود بخود لوگوں کو آمادہ کرنا ناممکن ہے۔ اس لئے حکومت سے امداد حاصل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ چنانچہ اسمبلی کے ایک ہندو ممبر ڈاکٹر دلیش مکھ نے ہندو عورتوں کو جائداد کا حق دلانے کے لئے اسمبلی میں ایک مسودہ قانون پیش کر رکھا ہے۔ جس پر غور کرنے کے لئے ایک سیلیکٹ کمیٹی بنائی گئی تھی۔ حال میں اس کمیٹی نے اپنا اجلاس ختم کیا۔ اور رپورٹ مرتب کی ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ کمیٹی کی اکثریت نے یہ رائے دی ہے۔ کہ اس قانون کا اطلاق لڑکیوں کی بجائے صرف بیوہ عورتوں پر کیا جائے۔ گویا لڑکیوں کو والدین کی جائداد سے حصہ لینے کا کوئی حق نہ ہو۔ حالانکہ اس مسودہ قانون کے پیش کرنے والے کا منشا یہ تھا۔ کہ لڑکیوں کو بھی جائداد میں سے حصہ ملے۔ اس مسودہ کے محرک نے تحریک یہ کی تھی۔ کہ جب کوئی ہندو اپنی جائداد کی وصیت کئے بغیر مر جائے۔ تو اس کی جائداد اس کے بیٹوں۔ بیٹیوں۔ بیوی۔ ماں۔ بیوہ بہو یا بہوؤں میں تقسیم ہو۔

مسودہ پیش کرنے والے ممبر کا اس سے جو منشا تھا۔ وہی قرینِ انصاف اور قابلِ تسلیم تھا۔ معلوم نہیں سیلیکٹ کمیٹی نے کس مصلحت کی بنا پر اصل مسودہ میں ایسی ترمیم کر دی جس سے وہ نیم جان ہو کر رہ گیا۔ بے شک بیواؤں کو عموماً زیادہ مصیبت زدہ سمجھا جاتا ہے لیکن جس طرح اکثر بیوائیں خاوندوں کے مر جانے کی وجہ سے آمدنی سے محروم ہو کر فلاکت اور غربت کا شکار ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح بہت سی خاوندوالی عورتیں بھی ضروریات زندگی کے لئے سخت محتاج ہو سکتی ہیں۔ اور ہوتی ہیں۔ پھر کوئی وجہ نہیں۔ کہ والدین کی جائداد میں سے لڑکیوں کا حصہ نہ ملے۔

علاوہ ازیں یہ بھی کوئی انصاف ہے کہ ایک گھر میں پیدا ہونے والے لڑکے تو والدین کے سارے کے سارے ورثہ میں قابض ہو جائیں۔ لیکن اسی گھر میں پیدا ہونے والی لڑکیوں کو جو ماں باپ اور بھائیوں کی نہایت محبت اخلاص اور ایثار کے ساتھ سالہا سال خدمت کرتی رہتی ہیں۔ بالکل محروم کر دیا جائے۔ بے شک لڑکی کا اصل ٹھکانا وہ خاندان ہے۔ جہاں وہ بیاہی جاتی ہے۔ لیکن یہ بات اسے اپنے ماں باپ کے ورثہ میں سے حصہ پانے سے مستغنی نہیں کر دیتی۔ اور نہ یہ کوئی ایسا جرم ہے۔ جس کی پاداش میں اسے وراثت کے حق سے محروم کیا جا سکتا ہے۔ بلکہ اس کا تقاضا تو یہ ہے کہ اس کے پاس کچھ نہ کچھ اپنی جائداد ہو تاکہ نئے حالات میں اپنی جگہ بنانے۔ اور نئی زندگی شروع کرنے میں جن مشکلات کا پیش آنا لازمی ہے۔ انہیں عبور کر سکے لیکن تعجب ہے۔ کہ عام والدین لڑکوں کے متعلق تو ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ ان کے لئے کچھ نہ کچھ جائداد چھوڑیں کسی کاروبار میں لگائیں۔ ان کی آئندہ زندگی کے لئے کچھ سرمایہ جمع کریں۔ لیکن لڑکیوں کے متعلق اپنی آنکھوں پر پٹی باندھ لیتے ہیں۔ حالانکہ لڑکیاں ان کی توجہ اور مہربانی کی خاص طور پر محتاج ہوتی ہیں۔

بہر حال لڑکیوں کو ورثہ میں سے حصہ دیا جانا نہایت ضروری ہے۔ اور ہم ان روشن خیال اور انصاف پسند ہندوؤں کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے جو اس کوشش میں ہیں۔ کہ قانون کے ذریعہ لڑکیوں کو بھی والدین کی جائداد میں سے حصہ دلائیں۔ فی الحال اگر بیوہ عورتوں کے لئے ہی حقِ وراثت بذریعہ قانون قائم ہو سکے تو اسے غنیمت سمجھنا چاہیئے۔ اور کوشش جاری رکھنی چاہیئے۔

مسلمانوں کے متعلق ہم کیا کہیں۔ کاش وہ اتنا ہی غور کریں۔ کہ وہ امور جو دیگر مذاہب کے سرکردہ اصحاب بذریعہ قانون اپنے ہاں جاری کرانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہیں اسلام نے آج سے تیرہ سو سال قبل نہایت مکمل۔ اور جامع صورت میں مسلمانوں کے لئے ضروری قرار دیدیا ہے۔ اگر غیر مذاہب کے لوگ زمانہ کے تھپیڑے کھا کر ان امور کی طرف لوٹ رہے ہیں۔ تو کیا وجہ ہے کہ وہ مسلمان جنہوں نے غیر مسلموں کی تقلید میں اسلامی احکام کو پس پشت ڈال رکھا ہے۔ اپنی غفلت کوتاہی اور لاپرواہی سے تائب ہو کر ادھر متوجہ نہیں ہوتے۔

کاش اصلاح یافتہ مجالس قوانین میں جانے والے مسلمان مہر وراثت طلاق۔ اور خلع کے متعلق اسلامی تعلیم پر عمل کرانے کے لئے قانونی امداد حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

اسمبلی میں سوالات پیش کرنے کے طریق میں تبدیلی

گذشتہ کئی سال سے ہندوستان کی مرکزی مجلس وضع آئین میں سوالات کا یہ طریق چلا آتا ہے۔ کہ جن ارکان نے سوالات دریافت کرنے ہوتے ہیں۔ وہ سوالات اجلاس سے قبل پریزیڈنٹ کے پاس بھیجدیتے ہیں۔ جو اسمبلی میں اسی ترتیب سے پیش کئے جاتے ہیں۔ جس ترتیب سے پریزیڈنٹ کے پاس پہونچتے ہیں۔ سوالات کے پہونچنے کی ترتیب کا چونکہ دریافت طلب امور کی ترتیب سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ اس لئے ان کے جواب دینے میں جہاں گورنمنٹ کو بعض غیر ضروری دقتیں پیش آتی ہیں۔ وہاں ارکان کونسل بھی ان سے چنداں فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ ایک سوال اگر زراعت کے متعلق ہوتا ہے تو دُوسرا ریلوں کے متعلق۔ اور تیسرا مالیات کے متعلق۔ سوالات کی یہ بے ترتیبی ایک طرف تو ارکانِ اسمبلی کی توجہ کو اپنی طرف مبذول نہیں رکھ سکتی۔ اور انہیں سوالات وجوابات کے متعلق چنداں دلچسپی پیدا نہیں ہوتی۔ دوسری طرف گورنمنٹ کے ممبروں کو تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد اپنے شعبہ کے متعلق سوالات کا جواب دینے کے لئے منتظر رہنا پڑتا ہے۔ گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اسمبلی کے طریق سوالات کو انگلستان کے دار العوام کے طریق کے مطابق بنا دیا جائے۔ دار العوام کا طریق یہ ہے۔ کہ ہر ممبر کو روزانہ صرف تین سوالات دریافت کرنے کی اجازت دیجاتی ہے۔ نیز سوالات کے جواب دینے کے لئے گورنمنٹ کے ہر ممبر کے لئے دن مقرر ہوتے ہیں۔ اس کا یہ بھی فائدہ ہوتا ہے۔ کہ ایوان کے وہ ارکان جنہیں کسی موضوع کے سوالات سے خاص دلچسپی ہوتی ہے۔ وہ سوالات اور جوابات کے اوقات

وابستگانِ خلافت کی منکرینِ خلافت پر فضیلت

واقعات و حقائق کی روشنی میں مبائعین کی غیر مبائعین پر اعتقادی و عملی برتری

از ملک عبدالرحمن صاحب خادم بی اے ایل ایل بی گجرات

الہامات میں اہل بیت اور وابستگانِ خلافت کی تعریف

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے

انی معک یا ابن رسول اللہ سب مسلمانوں کو جو روئے زمین پر ہیں۔ جمع کرو۔ علی دینٍ واحدٍ (تذکرہ صفحہ ۵۲۷)

یعنی اے خدا کے رسول کے بیٹے میں تیرے ساتھ ہوں سب مسلمانوں کو جو روئے زمین پر ہیں ایک دین پر جمع کرو۔

۲۔ پھر الہام ہے۔ انی مع الروح معک و مع اھلک یعنی میں مع روح القدس تیرے اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں۔ ان الہامات سے معلوم ہوتا ہے کہ وابستگان دامن خلافت کیساتھ روح القدس کی تائیدات ہیں۔ بخلاف منکرینِ خلافت کے کہ وہ ان سے محروم ہیں۔

۳۔ اسی طرح یہ الہام کہ "انی معک و مع اھلک" اس تواتر اور کثرت کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نازل ہوا کہ اس کثرت اور تواتر کے ساتھ شائد اور کوئی الہام حضور کو نہیں ہوا ہوگا۔ جس سے صاف طور پر ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضور کے اہلِ بیت کے خلاف الزامات لگانے والا مخالفین کا گروہ پیدا ہونے والا تھا جس کی ریشہ دوانیوں کے جواب میں اللہ تعالےٰ نے قبل از وقت اطلاع دے دی کہ خدا تعالےٰ کی تائید اور نصرت اہل بیت ہی کے ساتھ ہوگی پس اس الہام سے بھی وابستگانِ خلافت کی منکرینِ خلافت پر یہ فضیلت ثابت ہوئی۔ کہ اللہ تعالےٰ کی معیت ہمارے ساتھ ہے۔ بخلاف منکرینِ خلافت کے کہ ان کے پاس کوئی الٰہی سند نہیں۔

لیکن چونکہ خدا تعالےٰ کو معلوم تھا۔ کہ بعض لوگ اس الہام کی مختلف تاویلیں کرکے اس کے یہ معنے کرینگے۔ کہ اہلِ بیت سے مراد صرف افراد جماعت ہیں۔ اس لئے اس شبہ کا ازالہ اللہ تعالےٰ نے اس الہام میں فرما دیا کہ اِنّی مَعَکَ وَ مَعَ اَھْلِکَ ھٰذِہٖ" تذکرہ صفحہ ۶۹۱

اے مسیح موعودؑ! میں تیرے اور تیرے اس اہل کے ساتھ ہوں گویا "ھٰذِہٖ" کا لفظ بڑھا کر تعیین کر دی۔ تاکہ مولوی محمد علی صاحب جیسے لوگوں کے لئے غلط تاویل کی گنجائش ہی نہ رہے۔

۴۔ پھر کوئی شخص یہ کہہ سکتا تھا۔ کہ ہاں اللہ تعالےٰ نے تو یہ بے شک فرمایا ہے۔ کہ میں اہلِ بیت کے ساتھ ہوں۔ لیکن اہلِ بیت کی اپنی کارروائیاں نعوذ باللہ خدا تعالےٰ کے منشاء کے خلاف تھیں۔ اس وجہ سے معیت الٰہی سے وہ محروم کر دئے گئے۔ گو اس اعتراض کی لغویت خود اس اعتراض پر غور کرنے سے ہی ظاہر ہے۔ تاہم اللہ تعالےٰ نے خود اس کی تردید ایک اور الہام کے ذریعہ سے ظاہر فرمائی۔

"اِنّی مَعَکَ وَ مَعَ اَھْلِکَ۔ اِنَّکَ مَعِیْ وَ اَھْلُکَ" (تذکرہ صفحہ ۶۸۲)

کہ اے مسیح موعود علیہ السلام! میں تیرے اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں۔ اس طرح سے اے مسیح موعودؑ! تو بھی میرے ساتھ ہے۔ اور تیرے اہل بھی میرے ساتھ ہیں۔

۵۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی وحی سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ کی وفات کے بعد اللہ تعالےٰ نے اس جماعت کی کفالت خود اپنے ذمہ لی۔ اور وعدہ فرمایا کہ حضور کی وفات کے بعد وہ خود اس جماعت کی حفاظت کرے گا۔ جیسا کہ حضور کو الہام ہوتا ہے:۔

موت قریب۔ اِنَّ اللّٰہ یَحْمِلُ کُلَّ حَمِیْل" (تذکرہ صفحہ ۶۸۵)

کہ آپ کی وفات قریب ہے۔ اللہ تعالےٰ خود سب بوجھ اٹھا لے گا۔

لیکن اگر یہ تسلیم کیا جائے کہ وابستگانِ خلافت کو بلحاظ عقائد و اعمال منکرین خلافت پر فضیلت حاصل نہیں ہے۔ تو لامحالہ یہ تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی وفات کے معًا بعد حضور کی جماعت کا اکثر حصہ گمراہ ہو گیا۔ اس سے ایک طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو ناکام ماننا پڑتا ہے۔ اور دوسری طرف الہام الٰہی کی تکذیب لازم آتی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ نہ یہ ماننا ممکن ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دنیا سے نعوذ باللہ ناکام گئے۔ اور نہ یہ امر تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ کہ نعوذ باللہ وعدہ الٰہی سچا نہ تھا۔ پس لامحالہ بلحاظ عقائد وابستگانِ خلافت کی منکرین خلافت پر فضیلت تسلیم کرنی پڑے گی۔

۶۔ اسی مضمون کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا ایک اور الہام بھی توجہ دلاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"بیماری کی شدت میں جبکہ یہ گمان تھا۔ کہ روح پرواز کر جائے گی۔ مجھے الہام ہوا۔

اللّٰھم ان اھلکت ھذہ العصابۃ فلن تعبد فی الارض ابداً (کہ اے خدا!) اگر تو نے اس جماعت کو ہلاک کر دیا۔ تو پھر اس کے بعد اس زمین میں تیری پرستش نہیں کی جائے گی"۔ (تذکرہ صفحہ ۲۰۸)

۷۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام علم الٰہی کے ماتحت تحریر فرماتے ہیں:۔

"میں دیکھتا ہوں کہ ابھی تک ظاہری بیعت کرنے والے بہت ایسے ہیں۔ کہ نیک ظنی کا مادہ بھی ہنوز ان میں کامل نہیں۔ اور ایک کمزور بچہ کی طرح ہر ایک ابتلاء کے وقت ٹھوکر کھاتے ہیں۔ اور بعض بدقسمت ایسے ہیں کہ شریر لوگوں کی باتوں سے جلد متاثر ہو جاتے ہیں۔ اور بدگمانی کی طرف ایسے دوڑتے ہیں جیسے کتا مردار کی طرف۔ پس میں کیونکر کہوں۔ کہ وہ حقیقی طور پر بیعت میں داخل ہیں۔ مجھے وقتاً فوقتاً ایسے آدمیوں کا علم بھی دیا جاتا ہے۔ مگر اذن نہیں دیا جاتا۔ کہ ان سے مطلع کروں۔ کئی چھوٹے ہیں جو بڑے کئے جائیں گے۔ اور کئی بڑے ہیں جو چھوٹے کئے جائیں گے۔ پس مقام خوف ہے"۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۸۷ منقول از تذکرہ صفحہ ۴۹۵)

۸۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وابستگانِ خلافتِ ثانیہ کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے بے شمار برکتیں اور رحمتیں میسر آئیں گی۔ اور دینی و دنیاوی شوکت اور جاہ و جلال ان کے شامل حال ہوگا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک وحی میں ہے۔

حُکْمُ اللّٰہِ الرَّحمان لخلیفۃِ اللّٰہ السُّلطَان۔ یُؤتیٰ لَہُ المُلکُ العَظِیْم وتفتَحُ عَلٰی یَدِہٖ الخزائِنُ وتشرق الارض بنور ربِّھا"

حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۱ و تذکرہ صفحہ ۵۸۹

ترجمہ "خدائے رحمان کا حکم ہے۔ اس کے خلیفہ کے لئے جس کی آسمانی بادشاہت ہے۔ اس کو ملکِ عظیم دیا جائے گا۔ اور خزینے اس کے لئے کھولے جائیں گے یہ خدا کا فضل ہے۔"

اس الہام کی تشریح کرتے ہُوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۱ کے حاشیہ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"کسی آئندہ زمانہ کی نسبت یہ پیشگوئی ہے۔ جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں کشفی رنگ میں کنجیاں دی گئی تھیں۔ مگر اُن کنجیوں کا ظہور حضرت عمر فاروق کے ذریعہ سے ہُوا۔ خدا جب اپنے ہاتھ سے ایک قوم بناتا ہے۔ تو پسند نہیں کرتا۔ کہ ہمیشہ ان کو لوگ پاؤں کے نیچے کچلتے رہیں۔ آخر بعض بادشاہ ان کی جماعت میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اور اس طرح پر وُہ ظالموں کے ہاتھ سے نجات پاتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے لئے ہُوا"

گویا یہ عظیم الشان پیشگوئی بھی بعینہٖ اسی طرح کی ہے۔ جس طرح قیصر و کسریٰ کے خزائن کی کنجیاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ملنے والی پیشگوئی۔ اور جس طرح وُہ خود حضورؐ کے وقت میں نہیں بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خلفاء خصوصاً خلیفۂ ثانی کے وقت میں پُوری ہُوئی۔ اسی طرح یہاں بھی ہوگا اور وابستگانِ خلافتِ فضلِ عمرؓ ان عظیم الشان برکات سے حصہ لیں گے جن کا اللہ تعالےٰ نے اس وحی میں وعدہ فرمایا ہے:۔

(۹) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کشوف والہامات کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضوؐر کی وفات کے بعد جو لوگ سلسلۂ خلافت کے انقطاع کے قائل ہو کر منکرینِ خلافت کی صف میں شامل ہو جائیں گے۔ وُہ خدا کی نظروں میں "خوارج" کہلائیں گے پس اس لحاظ سے وابستگانِ خلافت کو منکرینِ خلافت پر بعینہٖ وُہ فضیلتیں حاصل ہوں گی۔ جو گروہِ خوارج پر وابستگانِ خلافت، ابوبکر و عمر و عثمان و علی رضوان اللہ علیہم کو حاصل تھیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"رویا میں دیکھا۔ کہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہوگیا ہوں۔ اور ایک گروہ خوارج کا میری خلافت میں مزاحم ہو رہا ہے۔" (تذکرہ صفحہ ۳۰۷)

اسی رویا کی طرف حضور کا ایک اور الہام اشارہ کرتا ہے:۔

"اخرج منہ الیزیدیون"

اس الہام میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خلافت کے منکروں میں خارجیوں اور یزیدیوں یعنی دونوں جماعتوں کی خصوصیات جمع ہوں گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہُوا۔ جس کی تفصیلات کی ضرورت نہیں۔

اعتقادی فضیلت واقعات کی روشنی میں

اب میں یہ بتاتا ہوں۔ کہ نہ صرف یہ کہ قرآن مجید۔ احادیث نبویہ اور وحیؔ و الہامات و کشوفِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی رُو سے وابستگانِ خلافت کو منکرینِ خلافت پر فضیلت حاصل ہے۔ بلکہ اگر ان کے اور ہمارے عقائد کا واقعات کی روشنی میں معائنہ کیا جائے۔ تو اس رنگ میں بھی ہماری فضیلت ثابت ہے۔ چنانچہ دیکھ لو۔ مسئلہ ختم نبوت میں منکرینِ خلافت کا مسلک بعینہٖ غیر احمدیوں والا ہے۔ جس طرح وُہ لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد آپ کے فیضانِ رحمت کو بند قرار دیتے ہیں۔ اسی طرح منکرینِ خلافت بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قوتِ قدسی کے ذریعہ مقامِ نبوت کا حصول ناممکن سمجھتے ہیں۔ اور اس لحاظ سے امتِ محمدیہ میں تیس دجالوں کو پیدا کرنے کی قوت تو تسلیم کرتے ہیں مگر کسی نبی کا پیدا ہونا ان کے نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کسرِ شان کرنے والا ہے۔ گویا اگر اس عظیم الشان عربی نبی کے بعد کہ جو خود ماحیٔ دجل تھا۔ اس کی اپنی امت میں سے تیس دجال پیدا ہو جائیں۔ تو اس سے اس کی کسرِ شان نہیں ہوتی لیکن اگر اس خطرناک زہر کا تریاق یعنی خدا کا ایک نبی حضوؐر کی امت میں سے پیدا ہو جائے۔ تو حضور کی شان میں استخفاف لازم آجاتا ہے۔ دیکھ لو۔ کس قدر مضحکہ خیز عقیدہ ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے غیر احمدیوں کے عقیدۂ انقطاعِ نبوت کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی توہین کرنے والا قرار دیا۔ (دیکھو حقیقۃ الوحی صفحہ ۹)

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ علیہ السلام کے فتوے کے مطابق وابستگانِ خلافت کو یہ فضیلت حاصل ہے۔ کہ ان کے عقیدہ کے رُو سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظیم المرتبت شان کا اظہار ہوتا ہے بخلاف منکرینِ خلافت کے کہ ان کے عقائد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کسرِ شان کرنے والے ہیں۔

مسئلہ کفر و اسلام

پھر مسئلۂ کفر و اسلام کو لو۔ اس مسئلہ نے جہاں وابستگانِ خلافت میں جُرأت۔ دلیری۔ اور حق گوئی کے اوصاف کو ترقی دی ہے۔ وہاں منکرینِ خلافت میں بُزدلی اور مداہنت کو خطرناک طور پر پیدا کیا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ان لوگوں کو ہر گھڑی غیر احمدیوں کی رضا جوئی مقصُود ہے۔ اور اس وجہ سے ان کی حالت بعض اوقات قابلِ رحم ہو جاتی ہے۔ اور بعض اوقات ان کی حرکاتِ مذبوحی کو دیکھکر بے اختیار ہنسی آتی ہے۔ کبھی یہ بےچارے قدِ آدم پوسٹر شائع کرتے ہیں۔ کہ خدارا ہمیں کچھ نہ کہو ہم تو تمہارے ساتھ ہیں (اِنَّا مَعَکُمْ) ہمارے عقاید تو بالکل تمہارے ساتھ ملتے جلتے ہیں۔ ہم تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد تمہاری طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فیضان سے بھی کسی نبی کا آنا تسلیم نہیں کرتے۔ امکانِ نبوت اور کفر و اسلام کا مسئلہ ماننے والے تو قادیانی ہیں۔ ہمارا ان سے کوئی تعلق نہیں۔ اگر فتویٰ کفر لگانا ہے۔ تو قادیانیوں پر لگاؤ۔ کس قدر قابلِ شرم کارروائی ہے۔ جو ان کی طرف سے ہوتی ہے۔ لیکن خدا کی قدرت قرآن مجید میں "اِنَّا مَعَکُمْ" کہنے والوں کی جو ایک اور علامت بیان کی گئی ہے یعنی "ھَمُّوْا بِمَا لَمْ یَنَالُوْا" کہ وُہ اپنی کوششوں میں ناکام رہتے ہیں۔ اس کے مُطابق منکرینِ خلافت کی یہ خواہش کہ غیر احمدی ان کے خلاف فتوے نہ لگائیں۔ اور یہ کہ ان کو اچھا سمجھیں۔ پوری نہیں ہوتی۔ بلکہ وُہ ان کو منافق قرار دیتے ہیں۔ اور زیادہ مستوجب سزا قرار دیتے ہیں۔

مسئلہ نبوت حضرت مسیح موعودؑ

اسی طرح مسئلۂ نبوتِ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے اس میں اختلاف کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ غیر مبایعین کے دلوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عزت کم ہوتی جا رہی ہے۔ چنانچہ حال ہی کا واقعہ ہے۔ کہ مناظرہ سنگرور میں غیر مبایعین کے نمائندہ مولوی عمر الدین شملوی نے تین دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق کہا۔ کہ:۔

"بتایئے۔ کیا حضرت مرزا صاحب مرد تھے یا عورت؟"

حالانکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ؎

مقامِ او مبیں از راہِ تحقیر
بدورانش رسولاں ناز کردند
(تذکرہ صفحہ ۵۲۵)

مسئلہ خلافت

اسی طرح مسئلۂ خلافت میں اختلاف کرنے کے باعث منکرینِ خلافت کے دلوں میں اہلِ بیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ بغض و عناد اس قدر ترقی کر گیا ہے

کہ جس کی مثال ۱۳۰۰ برس ہجری میں سوائے اس ایک گروہ کے جو حضرت علیؓ کی خلافت میں مزاحم ہوا تھا۔ اور جس کی نظیر کے اس جماعت میں پیدا ہونے کی پیشگوئی خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی تھی۔ اور کہیں نہیں مل سکتی۔ دیکھ لو ان لوگوں نے بغض و عناد کی رو میں بہہ کر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو پوپ قرار دیا ہے۔ آہ کس قدر افسوسناک یہ نظارہ ہے۔ کہ وہ شخص جو بکسر الصلیب کی پیشگوئی کے ماتحت عیسائیت کو دنیا سے مٹانے کے لئے آیا تھا۔ اور جس کو اسی کسر صلیب کے عظیم الشان کام کے باعث مسیح موعود کے نام سے موسوم کیا گیا۔ وہ جب ۳۰ سال تک اس عظیم الشان جہاد میں مصروف و مشغول رہنے کے بعد اپنے رب کے پاس چلا گیا۔ تو بقول منکرین خلافت ایسا ہوا۔ کہ خود اس کے گھر میں سے اس کا اپنا بیٹا پوپ بن کر کھڑا ہو گیا۔ اس کی بیوی اور اس کے دوسرے سب بچے نعوذ باللہ اس پوپ کے مرید ہو گئے۔ اور اس کی جماعت کا ۹۸ فیصدی حصہ بھی اس پوپ کا غلام بن گیا۔

احباب غور کریں یہ کس قدر خطرناک حملہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات پر۔ جو منکرین خلافت کی طرف سے کیا گیا۔

پس کیا بلحاظ قرآنی و حدیثی نصوص اور کیا بلحاظ الہامات و کشوف حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور کیا بلحاظ واقعات وابستگانِ خلافت کو عقائد میں منکرین خلافت پر عظیم الشان فضیلت حاصل ہے۔

اعمال کے لحاظ سے فضیلت

اعمال کے لحاظ سے بھی اگر دیکھا جائے۔ تو منکرین خلافت پر وابستگان خلافت کو تفوق حاصل ہے۔ چنانچہ اس استخلاف میں وابستگانِ خلافت کی جو دوسری خصوصیت بیان کی گئی ہے۔ وہ عملوا الصالحات یعنے اعمال صالحہ ہے۔ اب میں بتاتا ہوں کہ وابستگان خلافت۔ حضرت فضل عمر کو منکرین خلافت پر عملی طور پر بھی فضیلت حاصل ہے۔

پہلی فضیلت

سب سے بڑی فضیلت جو وابستگان خلافت کو منکرین خلافت پر حاصل ہے وہ یہ ہے۔ کہ ہم ایک امام کے ہاتھ پر جمع ہیں۔ اور ہم یقین کامل کے ساتھ اس امر پر ایمان رکھتے ہیں۔ کہ بموجب وعدہ آیت استخلاف۔ وہ امام ہم پر خود خدا نے مقرر فرمایا ہے۔ اور وہ امام ہمارے لئے آیۂ رحمت اور اس کی معیت لاکھوں برکات روحانی کا باعث ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے آخری لیکچر "پیغام صلح" میں تحریر فرماتے ہیں:۔

(۱) جو لوگ ہماری جماعت سے باہر ہیں۔ دراصل وہ سب پراگندہ طبع اور پراگندہ خیال ہیں۔ کسی ایسے لیڈر کے ماتحت وہ لوگ نہیں۔ جو ان کے نزدیک واجب الاطاعت ہے۔ اس لئے میں ان کی نسبت کچھ نہیں کہتا"

(رسالہ پیغام صلح صفحہ ۳۱)

(۲) ایک اور موقعہ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"جب کوئی رسول یا شائخ وفات پاتے ہیں۔ تو دنیا میں ایک زلزلہ آ جاتا ہے مگر خدا کسی خلیفہ کے ذریعہ اس کو مٹاتا ہے"۔

(ڈائری ۱۴ اپریل ۱۹۰۸ء)

(۳) سبز اشتہار میں فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالےٰ کی انزالِ رحمت اور روحانی برکت کے بخشنے کے لئے بڑے عظیم الشان دو طریقے ہیں۔ (۱) اول یہ کہ کوئی مصیبت اور غم و اندوہ نازل کرکے صبر کرنے والوں پر بخشش اور رحمت کے دروازے کھولے ......

(۲) دوسرا طریق انزالِ رحمت کا ارسال مرسلین و نبیین و آئمہ و اولیا و خلفا ہے۔ تا ان کی اقتدار و ہدایت سے لوگ راہ راست پر آ جائیں۔ اور ان کے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات پا جائیں سو خدا تعالےٰ نے چاہا کہ اس عاجز کی اولاد کے ذریعہ یہ دونوں شق ظہور میں آ جائیں .... اور دوسری قسم رحمت کی جو ابھی ہم نے بیان کی ہے اس کی تکمیل کے لئے خدا تعالےٰ دوسرا بشیر بھیجے گا ...... اور خدا تعالےٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا۔ کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا۔ جس کا نام محمود بھی ہے۔ وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہو گا۔ یخلق اللہ مایشاء"

(سبز اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء صفحہ ۱۵ تا صفحہ ۱۷ حاشیہ)

(۴) حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھو کہ سب خوبیاں وحدت میں ہیں۔ جس کا کوئی رئیس نہیں۔ وہ قوم مر چکی"۔

(بدر ۲ جون ۱۹۰۸ء)

(۵) خلافت کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں

"تم اس حبل اللہ کو پکڑ لو۔ یہ بھی خدا کی رسی ہے۔ جس نے تمہارے متفرق اجزا کو اکٹھا کر دیا۔ مردوں، عورتوں بچوں کے لئے ضروری ہے۔ کہ وحدت کے نیچے ہوں"۔ "یاد رکھو کہ میں اجتماع کو ضروری سمجھتا ہوں۔ اجتماع پر خدا تعالےٰ کے بہت بڑے فیضان اور برکات نازل ہوتے ہیں۔ اس لئے اس کی بہت بڑی تاکید قرآن مجید میں آئی ہے مگر **یاد رکھو اجتماع ہمیشہ ایک ہی شخص پر ہو سکتا ہے**۔ ایک درخت کی خواہ لاکھ شاخیں ہوں۔ اور سب کی سب پانی میں ہوں۔ تو بجائے اس کے کہ وہ سرسبز ہوں۔ وہ سب کی سب خشک اور مردہ ہو جائیں گی۔ بلکہ پانی کو بھی متعفن کر دیں گی۔ اسی طرح پر اگر مسلمان **ایک شخص کے ہاتھ** پر اکھٹے نہ ہوں۔ تو ان کی حالت اس درخت کی ٹہنیوں کی سی ہو گی۔ اگر وہ درخت کے ساتھ رہیں گی۔ تو سرسبز رہیں گی۔ ورنہ نہیں"۔ (بدر ۷ دسمبر ۱۹۱۰ء والحکم ۷ جنوری ۱۹۱۱ء)

منکرِ خلافت عملاً کیسا ہے؟

(۶) حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ اپنی ایک مشہور تقریر میں فرماتے ہیں:۔

"اگر کوئی مجھ پر اعتراض کرے اور وہ اعتراض کرنے والا فرشتہ بھی ہو تو میں اسے کہوں گا۔ کہ آدم کی خلافت کے آگے سربسجود ہو جاؤ تو بہتر اور اگر وہ ابیٰ اور استکبار کو اپنا شعار بنا کر ابلیس بنتا ہے تو پھر یاد رکھے کہ ابلیس کو آدم کی مخالفت نے کیا پھل دیا"

(تقریر احمدیہ بلڈنگس لاہور بدر ۱۱ جولائی ۱۹۱۲ء)

(۷) حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے نزدیک خلافت کے ساتھ وابستگی اور ایک امام کے ہاتھ پر تمام جماعت کے اجتماع کی جس قدر اہمیت تھی۔ وہ حضور کی اس تقریر سے ظاہر ہے۔ جو آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد اپنی خلافت کے ابتدا میں فرمائی ایک اور موقعہ پر آپ نے یہاں تک فرمایا:۔

"اگر حضرت صاحب کی لڑکی حفیظہ کو امام بنا لیتے۔ تو سب سے پہلے میں بیعت کر لیتا۔ اور اس کی ایسی ہی اطاعت کرتا۔ جیسی مرزا کی فرمانبرداری کرتا تھا۔ اور اللہ تعالےٰ کے وعدوں پر یقین رکھتا۔ کہ اس کے ہاتھ پر ہی پورے ہو جائیں گے"۔

(بدر ۲۷ دسمبر ۱۹۱۱ء)

اخبار ملت کی رائے

خلافت کے ساتھ وابستگی اپنی ذات میں اس قدر عظیم الشان نعمت ہے۔ کہ اس کے لئے کسی اور خارجی دلیل کی بھی ضرورت نہیں۔ لیکن اس خیال سے کہ شاید ہماری رائے کو منکرینِ خلافت ایک فریقِ نزاع کی رائے قرار دے کر قابل قبول نہ سمجھیں۔ ہم ان کے سامنے مخالفینِ احمدیت کی بے غرضانہ رائے پیش کرتے ہیں۔ ۱۹۱۴ء میں اختلاف خلافت کے موقعہ پر اخبار "ملت" اس اختلاف کا ذکر کرتے ہوئے منکرین خلافت (لاہوری فریق) کو مخاطب کرکے لکھتا ہے۔

"ہماری رائے یہ ہے کہ اگر یہ لوگ فرقہ احمدیہ کو قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ توان کو خلافت کے سامنے جھکنا پڑے گا۔ ہاں اگر وہ اس فرقہ کی بیخ کنی چاہتے ہیں۔ یا خود احمدی رہنا پسند نہیں کرتے۔ اور دوسرے مسلمانوں کے ساتھ شریک حال ہونے کو بہتر جانتے ہیں۔ تو یہ دوسری بات ہے۔ اور ہم خوش ہونگے۔ کہ سارے مسلمان ایک رشتۂ اخوت میں منسلک ہو جائیں"

اخبار ملت ۲۲ مئی ۱۹۱۴ء

منکرین خلافت اور اطاعت امام

غرض امام اور خلیفہ کی اطاعت اور فرمانبرداری اللہ تعالےٰ کی بے شمار رحمتوں اور برکتوں کا وارث بنا دیتی ہے۔ اسی وجہ سے ہمیں یہ کہنے کا بجا طور پر حق حاصل ہے کہ ہم منکرینِ خلافت پر یہ فضیلت رکھتے ہیں۔ کہ ہمیں ایک امام اور خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کے ساتھ وابستگی حاصل ہے۔ مگر اس کے بالمقابل منکرینِ خلافت فضل عمر رضٰ جہاں خلافتِ ثانیہ کے ساتھ وابستگی کی تمام برکات اور فضیلتوں سے محروم ہیں۔ وہاں یہ خیال نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ خلافتِ اولےٰ اور خود حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی بیعت واطاعت کی برکات سے وہ محروم نہیں ہیں۔ کیونکہ احمدیت کی گذشتہ تاریخ کے اوراق کا مطالعہ کرنے سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچتی ہے۔ کہ منکرینِ خلافت کا ایک گروہ خلافتِ اولےٰ بلکہ خود زمانۂ نبوت (حیات حضرت مسیح موعودؑ) سے ہی کرسئی امامت وخلافت کے خلاف ریشہ دوانیوں میں مشغول تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے وقت میں لنگر پر اعتراض

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی زندگی میں مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب کے درمیان لنگر کے انتظام کے متعلق (یہ انتظام خود حضرت مسیح موعودؑ کے ہاتھ میں تھا) خط وکتابت میں اعتراضات ہوئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کو جب اطلاع ہوئی۔ تو حضور نے اس کے جواب میں ایک خط تحریر فرمایا۔ یہ خط الحکم ۳۱ مارچ ۱۹۰۵ء میں شائع بھی ہوگیا۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"محبّی اخویم۔ السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ آپ کے پہلے خط کا ماحصل جسقدر مجھ کو یاد ہے۔ یہ ہے۔ کہ میری نسبت آپ نے ..... کی جماعت کی طرف سے یہ پیغام پہنچایا تھا۔ کہ روپے کے خرچ میں بہت اسراف ہوتا ہے۔ آپ اپنے پاس روپیہ جمع نہ رکھیں۔ اور یہ روپیہ ایک کمیٹی کے سپرد ہو۔ جو حسب ضرورت خرچ کیا کریں۔ اور یہ بھی ذکر تھا۔ کہ اسی روپے میں سے باغ کے چند خدمت گار بھی روٹیاں کھاتے ہیں۔ اور ایسا ہی اور کئی قسم کے اسراف کی طرف اشارہ تھا..... میں آپ کو خدا تعالےٰ کی قسم دیتا ہوں کہ جسکی قسم کو پورا کرنا مومنوں کا فرض ہے۔ اور اُسکی خلاف ورزی معصیت ہے کہ آپ ... کی تمام جماعت کو اور خصوصاً ایسے صاحبوں کو جن کے دلوں میں یہ اعتراض پیدا ہوا ہے۔ بہت صفائی سے اور کھول کر سمجھا دیں۔ کہ اس کے بعد ہم ... کا چندہ بکلّی بند کرتے ہیں۔ اور ان پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے اور مثلِ گوشتِ خنزیر ہے۔ کہ ہمارے کسی سلسلہ کی مدد کیلئے اپنی تمام زندگی تک ایک حبّہ بھی بھیجیں..... یہ کام خدا تعالےٰ کی طرف سے ہے۔ اور جس طرح وہ میرے دل میں ڈالتا ہے خواہ وہ کام لوگوں کی نظر میں صحیح ہے یا غیر صحیح۔ درست ہے یا غلط میں اسی طرح کرتا ہوں۔ پس جو شخص کچھ بد دیکر مجھے اسراف کا طعنہ دیتا ہے۔ وہ میرے پر حملہ کرتا ہے۔ ایسا حملہ قابلِ برداشت نہیں...... میں ایسے خشک دل لوگوں کو چندہ کیلئے مجبور نہیں کرتا۔ جن کا ایمان ہنوز ناتمام ہے۔ مجھے وہ لوگ چندہ دے سکتے ہیں۔ جو اپنے سچے دل سے مجھے خلیفۃ اللہ سمجھتے ہیں۔ اور میرے تمام کاروبار خواہ انکو سمجھیں یا نہ سمجھیں انپر ایمان لاتے اور انپر اعتراض کرنا موجب سلب ایمان سمجھتے ہیں...... میں بلند آواز سے کہتا ہوں۔ کہ ہر ایک شخص جو ایک ذرّہ بھی میری نسبت اور میرے مصارف کی نسبت اعتراض دل میں رکھتا ہے۔ اس پر حرام ہے۔ کہ ایک کوڑی میری طرف بھیجے۔ مجھے کسی کی پرواہ نہیں۔ جبکہ خدا مجھے بکثرت کہتا ہے۔ گویا ہر روز کہتا ہے۔ کہ میں ہی بھیجتا ہوں۔ جو آتا ہے۔ اور کبھی میرے مصارف پر وہ اعتراض نہیں کرتا۔ تو دوسرا کون ہے۔ جو مجھ پر اعتراض کرے۔ ایسا اعتراض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی تقسیم اموالِ غنیمت کے وقت کیا گیا تھا۔ میں آپ کو دوبارہ لکھتا ہوں کہ آئندہ سب کو کہدیں بلکہ تم کو اس خدا کی قسم ہے۔ جس نے تمہیں پیدا کیا۔ اور ایسا ہی ہر ایک جو اس خیال میں ان کا شریک ہے۔ کہ ایک حبّہ بھی میری طرف کسی سلسلہ کے لئے کبھی اپنی عمر تک ارسال نہ کریں۔ پھر دیکھیں کہ ہمارا کیا حرج ہوا۔ اب قسم کے بعد میرے پاس نہیں۔ کہ اور لکھوں۔ خاکسار مرزا غلام احمد"

الحکم ۳۱ مارچ ۱۹۰۵ء صفحہ ۹

مقام نبوّت کے حصول کے متعلق قرآن مجید کی بعض آیات سے استدلال

اللہ تعالیٰ کی شفقت کا ہاتھ اپنے بندوں پر بہت وسیع ہے۔ یہ کبھی نہیں ہوسکتا۔ کہ اس نے کوئی بیماری پیدا کی ہو۔ لیکن علاج نہ رکھا ہو۔ یہ ایک حقیقت ہے جس کے انکار کی کسی کو جرأت نہیں ہوسکتی۔ اس قاعدہ کلیہ کے ہوتے ہوئے ہم کس طرح تسلیم کرسکتے ہیں۔ کہ دنیا روحانی طور پر موت کے قریب جارہی ہو۔ اس کی بیماری بڑھتی چلی جارہی ہو۔ اور اس کے علاج کی طرف اللہ تعالےٰ متوجہ نہ ہو۔ پس اگر آج دنیا خدا کو بھول رہی اور ظلمت وگمراہی کا شکار ہورہی ہے۔ تو لازماً خدا تعالےٰ نے اس کا کوئی علاج بھی رکھا ہوگا یہ مت خیال کرو۔ کہ خدا تعالےٰ اپنے بندوں کی تکالیف سے غافل ہے۔ اور ان کی ضروریات کو پورا نہیں کرتا۔ ایسا خیال خدا تعالےٰ کے متعلق سخت گناہ کی بات ہے۔ بلکہ جس طرح وہ پہلے روحانی حکیم اور مصلح بھیجتا چلا آیا ہے۔ اب بھی بھیجتا ہے۔ ہماری مقدس کتاب "قرآن کریم" اس بات کی شاہد ہے۔ چنانچہ اس میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

والّذی جاء بالصّدق وصدّق بہ اولٰئک ھم المتقون لھم ما یشاؤن عند ربھم ذالک جزاء المحسنین

کہ جو شخص صداقت لیکر آیا اور جس نے اس صداقت کو قبول کیا وہ متقی ہیں۔ وہ اپنے رب سے جو کچھ طلب کرینگے وہی پائینگے۔ ہم محسنوں کو یہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔ مگر محسن بننا اس کے لئے شرط ہے۔ اور اگر ہم اپنے وعدے میں سچے نہیں اور محسن بنکر بڑے سے بڑا انعام جو وہ چاہے ہم سے حاصل نہیں کرسکتا۔ تو لو ہم تمہیں مثالیں بھی دیتے ہیں۔ کہ جنہوں نے محسن بنکر اور ہم میں فنا ہوکر بڑے بڑے انعام حاصل کئے۔ تا تم یہ نہ سمجھو کہ تم اگر "شہادت" "صالحیت" "صدیقیت" یا "نبوت" مانگنے کی کوشش کروگے تو ہم تم کو نہیں دینگے ہم ہمیشہ سے یہ وعدہ کہ "لھم ما یشاؤن عند ربھم" پورا کرتے چلے آئے ہیں۔ اور اب بھی کرتے رہینگے۔ اس کی زیادہ توضیح چاہتے ہو۔ تو ہمارے ایک پیارے بندے یوسف (علیہ السّلام) کا ذکر ہماری کتاب میں سے پڑھ کر دیکھ لو کہ "فلما بلغ اشدہ اتیناہ حکمًا وعلمًا وکذالک نجزی المحسنین"

یعنی جب وہ اس قابل ہوگیا۔ کہ ہم اس سے اپنا کامل رشتۂ محبت استوار کریں۔ اور جب اس نے محسن بنکر دکھا دیا تو جو کچھ اس نے ہم سے طلب کیا۔ وہی کچھ پایا۔ اس کو ہم نے علم اور حکمت دی اور نبی بنا کر دنیا کی ہدایت کیلئے مقرر کردیا پس محسنوں کو ہم اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں پھر یہی نہیں ہمارے ایک اور بندے موسیٰ (علیہ السّلام) کا حال سن لو کہ "ولمّا بلغ اشدہ واستویٰ اتیناہ حکمًا وعلمًا وکذالک نجزی المحسنین"

یعنی جب اس نے اپنے آپ کو اس قابل ثابت کردیا۔ کہ وہ ہمارے انعام کا مستحق بنے۔ تو اس کو ہم نے اس وقت کے سب سے بڑے انعام یعنی شرعی نبی ہونے کا شرف بخشا۔ اسی طرح ہم محسنوں کو بدلہ دیتے آئے ہیں۔ اور دیتے رہیں گے۔

اگر اب بھی ہمارے وعدے کے ایفاء میں کوئی شک و شبہ کی گنجائش خیال کرتے ہو تو سنو ہم تمہیں کئی بہت سی ایسے لوگوں کی مثالیں دے دیتے ہیں جنہوں نے ہماری سچی پیروی کی۔ ہم میں فنا ہوئے۔ اور کامل طور پر اپنا محسن ہونا ثابت کیا تو ہم نے انہیں بڑے بڑے انعاموں سے سرفراز کیا۔ چنانچہ سورہ انعام کے دسویں رکوع کی اس آئت پر غور کرو۔ ووھبنا لہ اسحٰق ویعقوب کلاً ھدینا ونوحاً ھدینا من قبل ومن ذریتہ داوٗد وسلیمان وایوب ویوسف وموسٰی وھارون وکذالک نجزی المحسنین۔ ہمارے بندے ابراہیم (علیہ السلام) نے ہم کو اپنا بنا لیا۔ ہم نے جو اس سے چاہا اس نے قربان کر دیا۔ ہماری آزمائشوں میں ثابت قدم نکلا۔ جس کے بدلے میں ہم نے اس پر اتنا بڑا انعام کیا کہ وہ تو الگ رہا۔ ہم نے اس کی اولاد کو بھی اپنا بنا لیا اور جو انہوں نے مانگا۔ ہم نے دیا بلکہ ہمیشہ کے لئے اس کی حقیقی ذریت کو ہم ان انعاموں سے بہرہ ور کرتے چلے جائیں گے جو ہم نے ابراہیم کو دیئے۔ اور ہم محسنوں کو اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔ پس محسن بنو اور انعام پاؤ۔

جو لوگ اس بات کے دعویدار ہیں کہ اب درجہ نبوت کو کوئی بھی حاصل نہیں کر سکتا۔ وہ غور کریں۔ یا تو ان کو یہ ماننا پڑے گا۔ کہ امت محمدیہ میں کوئی بھی حقیقی محسن پیدا نہیں ہوا۔ اور نہ ہو گا۔ اور اب تک کوئی اس سچائی کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لائے۔ اچھی طرح قبول نہیں کر سکا۔ لہٰذا لعہم ما یشاؤن اور "نجزی المحسنین" کا وعدہ خدا تعالیٰ نے پورا نہیں کیا۔ اور یا پھر یہ کہ ایسے لوگ تو موجود ہیں یا ہوئے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ (معاذ اللہ) ایفائے وعدہ نہیں کر سکا۔ ظاہر ہے کہ ہر دو باتیں بالبداہت باطل ہیں۔ اگر پہلی بات کو تسلیم کیا جائے تو ہمارے سید و مولیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس میں ہتک ہے۔ بلکہ خود اللہ تعالیٰ کی بھی اس میں کسرِ شان ہے۔ کہ حضور کو "خاتم النبیین" قرار دینے کے باوجود آپ کی قوت قدسیہ کسی کو درجہ نبوت تک نہ پہنچا سکی۔ اور اگر یہ تسلیم کر لیا جائے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا وہ وعدہ جس کو اس نے "کذالک نجزی المحسنین" کے ذریعے اپنی کتاب میں کئی دفعہ دہرایا ہے۔ پورا نہیں کیا تو یہ قرآن مجید کی صریح آیات کے خلاف ہوتے ہوئے بدرجہ اولیٰ اللہ تعالیٰ کی ہتک ہے۔ پس حقیقت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ اب بھی ایسے شخصوں کو جو اس میں فنا ہو جائیں۔ اور اپنے آپ کو محسن ثابت کریں "نبوت" کا مقام بخشتا ہے پھر اس آیت میں جو اس سے قبل گذر چکی ہے "نبوت" کو "ہدایت" قرار دیا گیا ہے۔ گویا اس بات کی طرف اللہ تعالیٰ اشارہ کرتا ہے کہ تم کو اگر میں نے یہ دعا سکھائی ہے۔ کہ "اھدنا الصراط المستقیم، صراط الذین انعمت علیھم"۔ تو یہ بھی میں نے یونہی نہیں سکھائی اور نہ یہ تمہاری درد سے نکلی ہوئی دعا خالی جائے گی بلکہ ضرور اس شخص کو جو خلق خدا کی سچی ہمدردی اور درد اپنے دل میں رکھے گا۔ میں اس کو منعم علیہ گروہ میں شامل کروں گا۔ اس کے ثبوت میں دیکھ لو۔ علاوہ دوسروں کے میرے جتنے بندوں کا اس آیت میں نام درج ہے۔ "کلاً ھدینا" ان سب نے دعا کی تھی۔ "اھدنا الصراط المستقیم" نتیجہ یہ ہوا کہ ہم نے ان سب کو ہدایت دی اور وہ صراط مستقیم کو اختیار کرتے ہوئے منعم علیہ گروہ میں شامل ہو گئے۔

خاکسار۔ محمد صدیق مولوی فاضل "مجاہد" امرتسر

درخواست دعا

میری خوشدامن صاحبہ یعنی اہلیہ جناب مولوی اختر علی صاحب ریٹائرڈ سب انسپکٹر پولیس ان دنوں سخت بیمار ہیں اور سردی کی وجہ سے زیادہ تکلیف ہوئی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ انکی صحت کے لئے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ دعا کرنیوالوں کو جزائے خیر عطا فرمائیگا

برطانیہ اور اٹلی کے مابین معاہدہ

(الفضل کے سیاسی نامہ نگار کے قلم سے)

حبشہ پر اطالوی تسلط کے باعث بحیرہ روم کی موجودہ پوزیشن کے تحفظ کے متعلق برطانیہ کو جو یہ خدشہ پیدا ہو گیا تھا۔ کہ بحیرہ روم پر اسے جو اقتدار حاصل ہے۔ اٹلی اسے اپنے بڑھتے ہوئے شوق استعمار پرستی کے ماتحت زائل کرنے کی کوشش کرے گا۔ وہ برطانیہ اور اٹلی کے مابین ایک معاہدہ کی رو سے ایک حد تک دور ہو گیا ہے۔ وہ لیکن یورپ اور خصوصاً یورپ کے حکمرانوں کے نزدیک معاہدات کی جو قدر و قیمت ہے اور جس بے باکی اور بے دردی سے وہ ان کی دھجیاں بکھیرنے کے عادی ہو چکے ہیں۔ اس کے پیش نظر اس معاہدہ کو کوئی مستقل اہمیت نہیں دی جا سکتی۔ تاہم عارضی طور پر برطانیہ کا کھٹکا جو اسے اٹلی کی طرف سے لاحق تھا۔ دور ہو گیا۔ برطانیہ کے مدبرین ان دنوں یورپ کے دو زبردست خود مختار حکمرانوں سے جس لجاجت کے ساتھ صلح جویانہ مذاکرات اور گفت و شنید کرنے کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔ اور بار بار اپنی زبان پر امن و صلح اور "تحفظ اجتماعی" کا ذکر لاتے ہیں۔ اور بظاہر اس فکر میں گھلے جا رہے ہیں۔ کہ کسی طرح جمعیتہ اقوام کے قالب بے جان میں زندگی کی از سر نو روح پھونک دی جائے۔ اس کی علت غائی کو حقیقت شناس لوگ بخوبی جانتے ہیں۔ حبشہ کے ہولناک انجام نے دنیا کی آنکھیں کھول دی ہیں۔ اور وہ سمجھ رہی ہیں۔ کہ آج برطانیہ کا وہ دبدبہ اور رعب رخصت ہو چکا ہے۔ جس کا کبھی وہ مالک تھا۔ اسے یہ بھی معلوم ہو چکا ہے۔ کہ عادل اور انصاف پرست برطانیہ کے جانثار فرزندوں کی وہ تلواریں جو انصاف کے قیام اور مظلوموں کی حمایت کے لئے آن واحد میں نیاموں سے باہر آ جاتی تھیں۔ اب کھلم کھلا ظلم و ستم کو دیکھ کر بھی ان میں کوئی حرکت پیدا نہیں ہوتی۔

خود اہل برطانیہ کو اس امر کا اعتراف ہے کہ برطانوی سلطنت کے قصر فلک بوس کی بنیادیں کمزور ہو رہی ہیں یہی وجہ ہے۔ کہ آج اٹلی اور جرمنی کی جنگ جویانہ دھمکیاں اسے خوفزدہ بنا رہی ہیں اور وہ اسی وقت اپنے اندر مقابلہ کی ہمت نہ پا کر معاہدوں کی کمزور پناہ لینے کی کوشش کر رہی ہے اور اسی سلسلہ میں جمعیتہ اقوام کے ڈھونگ کو قائم رکھنا چاہتی ہے۔ مسٹر ایڈن وزیر خارجہ برطانیہ نے حال کی تقریر میں جمعیتہ اقوام کا جو ذکر کیا ہے۔ اس پر اخبار "سٹیٹسمین" (۲۳ جنوری) کو بھی لکھنا پڑا ہے۔ کہ "ہم آہنگ ممالک کی ایک نئی لیگ کے متعلق جس کے ارکان آپس میں متحد رہنے کا اقرار کریں اور جارحانہ کارروائی کرنے والے کو اس کے اقدام سے باز رکھ سکیں۔ بہت کچھ کہا جا سکتا ہے۔ اس قسم کی لیگ کے قیام کے لئے زمینہ رکھا ہے۔ اور اس اثنا میں یہ کہنا فضول ہے کہ موجودہ لیگ تحفظ امن کا کوئی انتظام کر سکتی ہے۔ اٹلی ابھی تک اس کا رکن ہے جرمنی اور جاپان کے متعلق بار بار یہ کہنا کہ اگر وہ لیگ میں دوبارہ شامل ہو جائیں تو کوئی بہتر صورت پیدا ہو سکتی ہے۔ حقائق کے نہ سمجھنے کا افسوسناک مظاہرہ ہے۔ برطانیہ کو چاہیئے۔ کہ وہ اب اپنی خیر منائے اور جنیوا کے خواب کو پورا ہونے کے لئے وقت کے سپرد کر دے۔"

بحیرہ روم کے متعلق برطانیہ اور اٹلی کے حال کے معاہدہ پر جس میں فریقین نے بحیرہ روم میں ہر دو ممالک کے "اہم مفادات" کو تسلیم کرتے ہوئے اقرار کیا ہے کہ بحیرہ روم کی موجودہ صورت بدستور قائم رہے گی۔ اس میں کوئی ترمیم نہ کی جائے گی۔ اور حکومت اطالیہ ہسپانوی علاقوں کی اجتماعی حیثیت کو بدلنے کی کوشش نہ کرے گی۔ "مانچسٹر گارڈین" تبصرہ کرتا ہوا لکھتا ہے۔ "ایک ایسی طاقت

کے ساتھ جو حال ہی میں لیگ کو ڈانٹ بتا چکی ہے۔ یہ معاہدہ صرف اسی صورت میں مفید ہو سکتا ہے۔ کہ اس کے عمدہ نتائج پیدا کئے جائیں۔ لیکن اولین تاثرات کچھ حوصلہ افزا معلوم نہیں ہوتے۔

ظاہر ہے۔ کہ موجودہ حالات میں ایسے معاہدات پر انحصار نہیں کیا جا سکتا۔ اور موجودہ معاہدہ اگرچہ عارضی طور پر برطانیہ کی تسلی کا موجب ہو سکتا ہے۔ لیکن مدبرین برطانیہ اس کی مدد سے ہمیشہ کے لئے جنگ کی بلا کو اپنے سر سے نہیں ٹال سکتے انہیں ضرور ایک دن جنگ میں کودنا پڑے گا۔ ان حالات میں کمزور حکمت عملی کا مظاہرہ لوگوں پر کوئی اچھا اثر نہیں ڈال رہا۔ اور نہ برطانیہ کے گرتے ہوئے وقار کو سنبھال سکتا ہے۔

خریداران "الفضل" سے گزارش

جن اصحاب کے نام گذشتہ پرچہ میں اس لئے درج کئے گئے ہیں۔ کہ انہیں اطلاع ہو۔ ان کی قیمت "الفضل" ختم ہو چکی ہے۔ یا جلد ختم ہونے والی ہے۔ ان سے گزارش ہے کہ براہ مہربانی اول تو بذریعہ منی آرڈر رقم ارسال فرمادیں ورنہ وی۔ پی ضرور وصول کر لیں کچھ عرصہ سے کاغذ اور دوسری ضروری اشیاء کی قیمت بڑھ رہی تھی۔ جو اس وقت تک ڈیوڑھی ہو چکی ہے۔ اور نہ معلوم ابھی اور کتنا اضافہ ہوگا۔ ان حالات میں احباب کو نہ صرف خود وی۔ پی۔ وصول کرنا چاہئے۔ بلکہ الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے بھی کوشش کرنی چاہئے۔ تاکہ "الفضل" کو روزانہ ہونے کے بعد پیچھے قدم ہٹانا نہ پڑے۔ بہت سے ایسے احباب جو اخبار خرید سکتے ہیں۔ دوسروں سے اخبار لے کر پڑھ لیتے ہیں۔ انہیں اپنے نام اخبار جاری کرانا چاہئے۔ اور اخبار کے فائلوں کو اپنی نسلوں کیلئے نہایت قیمتی ورثہ کے طور پر محفوظ کرنا چاہئے۔ منیجر

اب کوئی "موعود" مسیح یا مہدی نہیں آ سکتا

آنے والا آ چکا

نبی کی آمد سے قبل اس زمانے کے ربانی اور علماء کہلانے والے خصوصاً اور عوام الناس عموماً دعائیں کرتے رہتے ہیں کہ اے خدا جلد اپنے کسی بندے کو اپنی مخلوق کی ہدایت کے لئے بھیج۔ لیکن جب خدا تعالیٰ کسی نبی کو مبعوث فرماتا ہے۔ تو اول الکافرین میں سے وہی لوگ ہوتے ہیں۔ جو اس سے پہلے آسمان کیطرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ کہ کب خدا اپنا کوئی مامور بھیجے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل یہود و عیسائی آسمان کی طرف ٹکٹکی لگائے انتظار کر رہے تھے۔ ان کے علماء اور ربانی دعائیں کرتے کرتے تھک چکے تھے۔ کہ اے خدا "وہ نبی" جس کی آمد کا تو نے ہم سے تورات و انجیل میں وعدہ فرمایا۔ جلد دنیا میں بھیج۔ کہ اس کی راہ تکتے ہوئے ہماری زندگیاں ختم ہونے لگیں۔

لیکن جب خدا نے ان کی یہ دعا سنی اور اپنا مقدس رسولؐ ان میں نازل کیا تو انہوں نے بھی گذشتہ سنت پورا کرتے ہوئے۔ نہ صرف اس کا انکار کیا بلکہ اپنی زندگیاں اس کی ایذارسانی میں وقف کر دیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد سے قبل بھی مسلمان ان علامات کو دیکھ کر جو اس مسیحؑ سے وابستہ تھیں۔ جس کی آمد کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی اور جو پوری ہو چکی تھیں نہایت شد و مد کے ساتھ اس انتظار میں بیٹھے تھے۔ کہ کب وہ مسیح اور مہدی مبعوث ہو۔ اور اسلام کا بول بالا کرے ان کے خدا رسیدہ ان کے شعراء اور ان کے بزرگ کہلانے والے سب پکار پکار کر کہہ رہے تھے۔

ہم خدا سے دعا کریں کیونکر
منہ کہاں ہائے منہ دکھانے کا
اب غرض یہ ہے اس کہانی سے
اور یہ مطلب ہے اس فسانے کا
کیجئے اب دعا کہ اے مالک
آ چکا جو غضب تھا آنے کا
ہو چکا امتحان صبر و رضا
اب نہیں وقت آزمانے کا
بھیج دے اب امام مہدی کو
یا طریقہ بتا بلانے کا
اے امام الزماں کہاں ہیں آپ
کچھ بتا دیجئے ٹھکانے کا
اب نہ آئیں گے آپ تو کوئی
اس کی بگڑی نہیں بنانے کا
جلد آ جائیے جو آنا ہے۔
اب کب آئے گا وقت آنے کا
دیکھئے اک جہاں ہے مشتاق
آپ کو آنکھوں پر بٹھانے کا
یہ تمنا جو کر رہا ہے عرض
ہے غلام آپ کے گھرانے کا

تمنا عمادپوری

آنے والے عجب انداز عجب شان سے آ
نئے اعجاز دکھانے نئے سامان سے آ
تیرا اجلال جو تکلیف نہ فرمائے گا
پیکر مہدی موعود میں کون آئے گا

سیماب

لیکن جب وہ خدا کا پہلوان انہیں نشانات کے ساتھ جلوہ افگن ہوا اور اس نے دنیا کی تمام روحانی حکومتوں کو مقابلہ پر بلایا تو سب سے پہلے انہی لوگوں نے اس پر کفر کے فتوے لگائے اور اسے کذاب اور دجال کے نام سے پکارا اور اسی پر بس نہ کی بلکہ کامل طور پر یہود یانہ مماثلت ثابت کرنے کے لئے اسے کچلنے اور دکھ دینے کی ٹھان لی تمام وہ حملے جو یہود نامسعود نے سیدنا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کئے تھے انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کئے۔ لیکن اس کا نتیجہ وہی ہوا۔ جو مقدر تھا کہ۔ وضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَ الْمَسْكَنَةُ۔ اہل کتاب آج تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرتے ہوئے۔ اس "موعود نبی" کی انتظار میں اللہ تعالےٰ کے غضب اور قہر کے مورد بن رہے ہیں۔ اور روز بروز دنیا میں ذلیل اور رسوا ہو رہے ہیں

اے حلقہ بگوشان اسلام تم بھی ایک "موعود" کی انتظار میں اپنی عمریں کھو چکے تمہارے آباء و اجداد اسی انتظار میں اس دنیا سے گذر گئے۔ خدا تعالیٰ کا وہ مسیح آیا اور اپنا کام سرانجام دے کر اپنے بھیجنے والے سے جا ملا تم نے اس کا انکار کیا اور کر رہے ہو۔ اسے دکھ دیا اس پر ناپاک اور اخلاق سوز حملے کئے اور کر رہے ہو لیکن ذرا اپنے گریبانوں میں منہ ڈال کر غور تو کرو۔ ہمارے لئے نہیں! صرف اپنے لئے غور کرو کہ تم کیا تھے اور کیا ہو گئے۔ یہود کا اپنے ساتھ مقابلہ کر کے دیکھ لو۔ کیا تم اسی طرح ذلیل رسوا اور خوار نہیں ہو رہے۔ جس طرح وہ ہو رہے ہیں۔ کوئی بات ایسی بھی ہے۔ جو ان میں پائی جاتی ہو اور تم میں نہ ہو پس جوں جوں انتظار زیادہ کرو گے۔ اللہ تعالیٰ کا قہر تم پر زیادہ برسے گا۔ آنے والا آ چکا اسے قبول کرو۔ اور خدا کی جماعت میں داخل ہو جاؤ۔ اب کوئی مسیح آسمان سے نہیں اترے گا۔ تم مر جاؤ گے تمہاری اولادیں ختم ہو جائیں گی۔ لیکن آسمان سے کسی کو اترتا نہیں دیکھو گے عقلمندی اسی میں ہے۔ کہ خدا کے فرستادہ کو قبول کرو فتدبروا ولا تکن من الغافلین

خاکسار محمد صدیق

ضروری اعلان

تین ماہ ہوئے ایک شخص امیر احمد ساکن چارکوٹ تحصیل راجوری ایک اخلاقی جرم کی بناء پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی اجازت سے جماعت سے خارج کیا جا چکا ہے معلوم ہوا ہے۔ ایک جعلی ع م ۳ درخواست برائے امداد بنا کر گجرات کی طرف گیا ہے۔ احمدی اصحاب اس سے محتاط رہیں (خاکسار رفیق احمد)

اعلیٰ حضرت نظام دکن کی سلور جوبلی

جشن شاہانہ کا شاندار پروگرام

سررشتہ معلومات عامہ حیدرآباد دکن کا ایک اعلان مظہر ہے کہ:- اعلیٰ حضرت تاجدار دکن و برار کی جشن جوبلی مبارک ۱۳ فروری سے شروع ہوگی۔ اس کا پروگرام یہ ہے۔

صبح بسواری موٹر اعلیٰ حضرت بندگان عالی متعالی یوم سالگرہ مبارک یعنی غرہ رجب المرجب رونق باغ عامہ میں دوگانہ ادا فرمائیں گے۔ اس کے بعد (۹) بجے فتح میدان پر فوج باقاعدہ کی آفیشل پریڈ ہوگی۔ جیسا کہ ہر سال یوم سالگرہ مبارک کو ہوا کرتی ہے۔ رات کے دس بجے باغ عامہ میں جدید تعمیر کردہ عمارت موسومہ "جوبلی ہال" میں رعایائے حیدرآباد کی طرف سے ایڈریس پیش ہوگا۔ جسے مہاراجہ سر صدر اعظم بہادر پڑھیں گے۔ اور جواب مع ہمیت انتساب سلطانی کی سماعت سے رعایا مشرف اندوز ہوگی۔ بعد ختم ایڈریس حضرت مہاراجہ سرکشن پرشاد پیشکشی نذر سے مشرف ہونگے۔ اور بزم نشاط کے بعد جلسہ (۱۲) بجے شب کو برخاست ہوگا۔

افواج باقاعدہ کا ایڈریس

۲ ذی حجہ ۱۳۵۵ھ مطابق ۱۴ فروری ۱۹۳۷ء یوم یکشنبہ شام کے ۵ بجے بلادسہ میں میجر جنرل ہز ہائی نس والاشان پرنس نواب اعظم جاہ بہادر پرنس آف برار افواج باقاعدہ کی طرف سے ایڈریس پیش فرمائیں گے۔ اور حضور پرنور کے جواب مرحمت نصاب سے حاضرین فخر سماعت حاصل کریں گے۔ شب میں بمقام بلادسہ ڈنر ہوگا۔ اور بلادسہ پر برقی روشنی ہوگی اور جلسہ برخاست ہوگا

گرل گائیڈ ریلی جوبلی ہال پر روشنی

۳ ذی حجہ ۱۳۵۵ھ مطابق ۱۵ فروری ۱۹۳۷ء یوم دوشنبہ ہز ہائی نس پرنس برار و پرنسز فرحت بیگم صاحبہ شام میں پونے پانچ بجے بمقام لیڈیز کلب روبروئے بشیر باغ گرل گائیڈ ریلی کا معائنہ فرمائینگے۔ شب کے

۸ بجے "جوبلی ہال" میں بیانکوٹ ہوگا۔ اور اس کے بعد ۱۰ بجے سے ۱۲ بجے تک بال ہوگا۔ آتشبازی ہوگی۔ "جوبلی ہال" پر برقی روشنی کی جائے گی۔

فوجی اسپورٹس، ہل فورٹ پر روشنی

۴ ذی حجہ ۱۳۵۵ھ مطابق ۱۶ فروری ۱۹۳۷ء یوم سہ شنبہ شام میں ۴ بجے فتح میدان میں فوجی اسپورٹس ہونگے۔ شب میں بمقام ہل فورٹ پرنس والاشان نواب معظم جاہ بہادر اپنے محکمہ کی جانب سے ایڈریس پڑھیں گے۔ حاضرین جواب ہمایونی سے مشرف اندوز ہونگے۔ ڈنر ہوگا جس میں اکثر عہدہ داران متعلقہ مدعو ہونگے محفل نشاط کے بعد ۱۲ بجے برخاست عمل میں آئے گی۔ ہل فورٹ پر برقی روشنی ہوگی

سپاسنامے

۵ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ مطابق ۱۷ فروری ۱۹۳۷ء یوم چہارشنبہ شام چار بجے بمقام جوبلی ہال (۱) جاگیرداراں (۲) ساہوکاران (۳) وکلاء (۴) مجلس بلدیہ (۵) محکمہ آرائش بلدہ (۶) بانک لاج (۷) انجمن زمینداران (۸) منتخب کمیٹی کایستھ (۹) انجمن پارسیان (۱۰) قوم اینگلو انڈین (۱۱) قوم عیسائی (۱۲) سکھ (۱۳) صدر جمعیت امداد باہمی (۱۴) اطبائے یونانی (۱۵) متولیان و مہنتان دیول (۱۶) چیمبر آف کامرس (۱۷) پست اقوام (۱۸) طبقہ رومن کیتھولک کے سپاسنامے پیش ہونگے۔ اور حضرت اقدس و اعلیٰ جملہ سپاسناموں کا ایک ہی جواب مرحمت فرمائیں گے۔

گارڈن پارٹی

۶ ذی حجہ ۱۳۵۵ھ مطابق ۱۸ فروری ۱۹۳۷ء یوم پنجشنبہ شام میں ۴ بجے بمقام باغ عامہ گارڈن پارٹی ہوگی۔ اور جوبلی ہال پر برقی روشنی کیجائیگی

مکہ مسجد میں نماز جمعہ

۷ ذی حجہ ۱۳۵۵ھ مطابق ۱۹ فروری ۱۹۳۷ء یوم جمعہ دن کے ۱۲ بجے بسواری موٹر کار حضور پرنور بغرض ادائے نماز جمعہ رونق افروز مکہ مسجد ہونگے۔

باشندگان سکندرآباد کا عصرانہ

۸ ذی حجہ ۱۳۵۵ھ مطابق ۲۰ فروری ۱۹۳۷ء یوم شنبہ شام میں ۵ بجے باشندگان سکندرآباد اعلیحضرت بندگان عالی کے اعزاز میں ایٹ ہوم دیں گے۔ جہاں بندگان عالی رونق افروز ہوکر ان کے سپاسنامے کو شرف قبولیت بخشیں گے۔ ۹ ذی حجہ ۱۳۵۵ھ مطابق ۲۱ فروری ۱۹۳۷ء یوم یکشنبہ یوم حج

دربار آنریبل رزیڈنٹ کا ڈنر

۱۰ ذی حجہ ۱۳۵۵ھ مطابق ۲۲ فروری ۱۹۳۷ء یوم دوشنبہ شب میں ۱۰ بجے خلوت مبارک میں مغلائی دربار ہوگا۔ مدعوئین پیشکشی نذور سے مشرف ہونگے۔ بعد محفل سرود ۱۲ بجے برخاست عمل میں آئے گی۔ ممتاز و مخصوص سرکاری عمارات و مساجد پر روشنی ہوگی۔

۱۱ ذی حجہ ۱۳۵۵ھ مطابق ۲۳ فروری ۱۹۳۷ء یوم سہ شنبہ شام میں منجانب رزیڈنٹ صاحب ڈنر ہوگا۔

اسپورٹس

۱۳ ذی حجہ ۱۳۵۵ھ مطابق ۲۵ فروری ۱۹۳۷ء یوم پنجشنبہ ۳ بجے سہ پہر میں بمقام فتح میدان افواج کوتوالی بلدہ و اضلاع کے اسپورٹس ہونگے

مشائخین کی ضیافت

۱۴ ذی حجہ ۱۳۵۵ھ مطابق ۲۶ فروری ۱۹۳۷ء یوم جمعہ موکب ہمایونی ادائی نماز جمعہ کے لئے رونق افروز مسجد باغ عامہ ہوگا۔ ایک بجے "جوبلی ہال" میں علما، مشائخین و مجتہدین کی ضیافت ہوگی۔ اس موقع پر طبقہ علماء و مشائخین و مجتہدین بارگاہ خسروی میں مبارکباد عرض کریں گے۔ اور ۳ بجے برخاست عمل میں آئے گی۔ شام کے ۴ بجے ڈیپارٹمنٹل پروگرس نمائش کی افتتاح ہوگی۔

اسی روز شام کے ۵ بجے سواری مبارک مہاراجہ سر صدر اعظم بہادر کے شہر کے مکان میں رونق افروز ہوگی۔

ہندوستان کے شفاخانوں کے متعلق سرکاری رپورٹ

پبلک ہیلتھ کمشنر کی رپورٹ بابت ۱۹۳۲ء میں وہ تدبیریں بیان کی گئی ہیں۔ جو حکومت ہند نے بیماریوں کے انسداد اور موت کی شرح کم کرنے کے لئے اختیار کیں۔

۱۹۳۲ء کے آخر میں برطانوی ہندوستان میں ۶۰۹۷ شفاخانے تھے۔ جن میں نئے طریقوں پر علاج کیا جاتا ہے۔ ان میں سے ۱۳۵۶ مدراس میں تھے۔ اور ۱۰۳۱ بنگال میں۔ اس کے بعد پنجاب کا نمبر آتا ہے۔ جہاں شفاخانوں کی تعداد ۹۶۹ تھی۔ بہار اور اڑیسہ کا چوتھا نمبر ہے۔ جہاں کی تعداد ۶۹۰ تھی۔ اس کے بعد ممالک متحدہ میں ۶۸۶ اور بمبئی میں ۵۳۳ شفاخانے تھے۔ ہر قسم کے شفاخانوں میں عورتوں کے علاج کے لئے عام طور پر آسانیاں موجود ہیں۔ مگر ایسے شفاخانے جو صرف عورتوں کے لئے مخصوص ہوں۔ تعداد میں بہت زیادہ نہیں ہیں۔ چنانچہ عورتوں کے شفاخانے جو حکومت یا لوکل فنڈ سے چلائے جاتے ہیں۔ صوبجات متحدہ میں ۴۸۔ مدراس میں ۴۱۔ پنجاب میں ۴۰۔ بنگال میں ۱۴۔ صوبجات متوسط میں ۱۱۔ بمبئی میں ۸۔ بہار و اڑیسہ اور برما میں سے ہر ایک میں ۵۔ اور صوبہ سرحد میں ۴ تھے۔

نرسوں کے انتظام میں ترقی کی رفتار سست ہے۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ نرسوں کی آسامی کے لئے معقول عورتیں نہیں ملتیں۔ پچھلے دس سال میں دیہات بالخصوص پنجاب اور مدراس کے دیہاتی علاقوں میں طبی آسانیاں بہم پہنچانے کی غرض سے پرائیویٹ ڈاکٹروں کو روز افزوں امداد دی گئی ہے۔ اس مسئلہ میں پنجاب نے جو سکیم بنائی ہے اس کا خاکہ یہ ہے کہ کسی پرائیویٹ پریکٹس کرنے والے کو ایک شفاخانہ کا چارج دے دیا جاتا ہے اور اسے پچیس روپیہ ماہوار کی امداد دی جاتی ہے اس ڈاکٹر کا بغیر اس کی مرضی کے کسی دوسرے مقام پر تبادلہ نہیں ہوتا مگر دوسری باتوں میں وہ ان ہی قواعد کا پابند ہوتا ہے جو دیہاتی شفاخانے کے [illegible] ملازمین کے لئے مقرر [illegible]

"نظریۂ خیر و شر" پر دلچسپ مقالہ

انجمن اردو پنجاب کا ایک عام جلسہ ۱۳؍ جنوری کو شام کے ساڑھے پانچ بجے پنجاب لٹریری لیگ کے ہال میں منعقد ہوا پروفیسر عابد علی صاحب عابد ایم۔ اے ایل۔ ایل بی لیکچرار دیال سنگھ کالج لاہور نے مذاہب عالم میں "نظریۂ خیر و شر" کی مشابہت کے موضوع پر ایک دلچسپ مقالہ پڑھا۔ پروفیسر خواجہ دل محمد صاحب ایم۔ اے لیکچرار ریاضیات اسلامیہ کالج لاہور نے صدارت کے فرائض انجام دیئے۔ مقالہ نگار کی معلومات کا سب سے اہم ماخذ فرانس کے شہرۂ آفاق مصنف فلابیر کی معرکۃ الآراء کتاب "سینٹ انتھنی کی آزمائش" تھا۔ پروفیسر عابد علی نے اس بات پر زور دیا کہ "معرکہ خیر و شر" جملہ مذہبی اور نیم مذہبی تحریکوں کا جزو اعظم رہا ہے فلابیر کی متذکرۂ صدر کتاب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ کتاب شام۔ بابل۔ مصر قدیم، ایران اور ہندوستان کے مذاہب اور صنمیات سے متعلق دلچسپ مواد سے لبریز ہے۔ اور فلابیر کی نظر میں معرکۂ خیر و شر کا تصور اصولی جزئیات کے لحاظ سے ہر جگہ یکساں ہے۔ آپ نے مناسب مثالوں سے اس نظریہ کی تشریح کی۔

اخیر میں پروفیسر صاحب نے فلابیر کی کتاب میں سے چند سطور کا ترجمہ پڑھکر سنایا اسکے بعد بحث شروع ہوئی جسمیں میاں بشیر احمد صاحب سیکرٹری "انجمن اردو پنجاب" میاں محمد رفیق خاور اور پروفیسر حمید احمد خان نے نمایاں حصہ لیا۔ بحث کے دوران میں مقالہ نگار نے چند سوالوں کے تسلی بخش جواب دیئے۔ اور جلسہ برخاست ہوا۔

(حفیظ ہوشیارپوری ایم۔ اے اسسٹنٹ سیکرٹری "انجمن اردو پنجاب")

مناظرہ مہت پور

خریداران "مناظرہ مہت پور" کی اطلاع کیلئے عرض ہے۔ کہ مناظرہ مذکور ۱۶۲ صفحات کی کتاب ہے جسکی اگر ایک کاپی بذریعہ بک پوسٹ بھیجی جائے تو ۵؍ محصول ڈاک لگتا ہے۔ بعض دوست محصول کیلئے صرف ا؍ یا ا؍ ارسال کرتے ہیں۔ اس طرح دفتر کو اپنے پاس سے محصول لگا کر نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے۔ ضروری ہے۔ کہ احباب جو ایک کاپی منگوانا چاہیں وہ ۵؍ (علاوہ قیمت ۱۲؍) کے پوسٹل سٹیمپ ارسال کیا کریں۔

(انچارج تحریک جدید)

ضرورت رشتہ

ایک مخلص جوشیلے احمدی کنوارے سید نوجوان برسر روزگار کیلئے جو کہ ایک صحابی گزیٹڈ آفیسر کا لڑکا اور جس نے قادیان میں زرعی اور سکنی زمین لیکر قادیان کو اپنا وطن بنالیا ہے۔ رشتہ درکار ہے۔ لڑکی جوشیلی احمدی صوم صلوٰۃ کی پابند گر یجویٹ انڈر گریجویٹ یا میٹرک ہو۔ سیدزادی کو ترجیح دی جائے گی۔

سید رفیق احمد شاہ دار التبلیغ احمدیہ قلعہ رہتک۔ پنجاب

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی خان ملک ولد فتح محمد ذات سالونہ سکنہ سرائے سالونہ تحصیل و ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۷-۲-۳۷ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۳-۱۲-۳۶

دستخط خانبہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی بوٹا ولد کمیرا ذات ماچھی سکنہ کوڈالہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۵-۲-۳۷ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۶-۱۲-۳۶

دستخط خانبہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسماۃ پاہنوں بیوہ سجاول ذات لنگاہ سکنہ کلری تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۵-۲-۳۷ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۶-۱۲-۳۶

دستخط خانبہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی شہبانہ ولد محمد یار ذات رنگاں پاولی سکنہ چک ۲۵۵ تحصیل و ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۵-۲-۳۷ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۲۷-۱۲-۳۶

دستخط خانبہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ٹوکیو ۲۶ جنوری۔ شہنشاہ جاپان نے سابق گورنر جنرل یوگاکی کو نئی وزارت مرتب کرنے کے لئے کہا تھا۔ لیکن یوگاکی فوجی حلقوں میں غیر ہر دلعزیز ہے۔ اسی لئے فوجی افسروں نے مل کر ایک کانفرنس منعقد کی۔ اور فیصلہ کیا۔ کہ کوئی جرنیل وزیر جنگ کا عہدہ قبول نہ کرے۔

لنڈن ۲۶ جنوری۔ انگلستان میں شدت بارش کے باعث سیلاب آ رہے ہیں۔ ریجنڈ کے علاقہ میں دریائے ٹیمز کی وادی زیر آب ہے اور بہت سے علاقوں کی شاہراہیں مسدود ہو گئی ہیں۔ کل ایک بندرگاہ پر رات کی تاریکی میں ۵۲ آدمی بندرگاہ میں داخل ہوتے وقت غرق ہونے کو تھے۔ مگر لائف بوٹ کی امداد سے انہیں بچا لیا گیا۔

سنتناٹی ۲۶ جنوری۔ سیلاب زدہ علاقہ کے لوگوں کے مصائب میں سٹینڈرڈ آئل کمپنی کے کارخانہ میں آگ لگ جانے سے اور اضافہ ہو گیا۔ آگ ساڑھے تین میل کی لمبائی تک پھیلی ہوئی تھی تمام بازار بالکل تباہ ہو گیا ہے۔ سٹینڈرڈ آئل کمپنی کا ۵۰ ہزار گیلن تیل جل چکا ہے اور صرف تیل کے کارخانے کا نقصان ۱۰ لاکھ ڈالر بتایا جاتا ہے۔

لاہور ۲۶ جنوری۔ آج مختلف شہروں میں کانگرس نے "یوم آزادی" منایا اکثر مقامات کی کانگرس کمیٹیوں پر پولیس نے چھاپے مار کر "حلف آزادی" کی کاپیاں ضبط کر لیں۔

نئی دہلی ۲۶ جنوری۔ مولانا شوکت علی نے اسمبلی میں مراد آباد کے تحصیلدار اور کلکٹر کی انتخابات میں مداخلت کے خلاف جو تحریک التوا پیش کی تھی۔ وہ صدر نے نامنظور کر دی۔ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ مولانا شوکت علی باقاعدہ ایک ریزولیوشن پیش کر رہے ہیں۔ کہ مذکورہ افسروں کو وہاں سے تبدیل کیا جائے۔ اور ان کے طرز عمل کے متعلق تحقیقات کرائی جائے۔

جنیوا ۲۶ جنوری۔ قضیہ اسکندرونہ کے تصفیہ کے لئے فرانس اور ترکی کے درمیان جو گفت و شنید ہو رہی تھی۔ وہ زبان کے متعلق نزاع کے باعث ختم ہوتی نظر آتی ہے۔ ترکی مندوب نے رائیٹر کے نمائندہ سے کہا۔ کہ میں سلسلہ گفت و شنید کو منقطع کرنے پر مجبور رہوں۔ ترکوں کا مطالبہ ہے کہ اس علاقہ میں سرکاری زبان ترکی ہو۔ اور وہ اس امر کو بھی تسلیم کرتے ہیں کہ کونسل کمیشن عربی یا کسی اور زبان کو استعمال کرے لیکن فرانس کے مندوبین نے اس کو ماننے سے انکار کر دیا ہے۔

پشاور ۲۶ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ یکم فروری سے ۱۷ فروری تک جس عرصہ میں انتخابات عمل میں آئینگے۔ اور ان کے نتائج کا اعلان کیا جائے گا۔ (زیر دفعہ ۱۴۴) اسلحہ آتشیں اور دوسرے اسلحہ پر جس سے امن عامہ میں خلل واقع ہونے کا احتمال ہو پابندیاں عاید کی جائیں گی۔ اس کے علاوہ توقع ہے کہ انتخابی جلوس بھی ممنوع قرار دے جائیں گے۔

ملتان ۲۶ جنوری۔ مقامی پولیس نے ۸ سے لے کر ۱۴ سال تک کی عمر کے ۲۲ بچوں کو چار جعلی یتیم خانوں کے مینجروں سے نجات دلائی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ جعلی یتیم خانے پنجاب اور یوپی کے متعدد مقامات پر شاخیں قائم کر چکے تھے۔ اور ان میں جس قدر بچے تھے۔ سب اغوا کر کے لائے گئے تھے۔ پولیس نے ان یتیم خانوں کے مینجروں کو گرفتار کر لیا ہے۔

لاہور ۲۶ جنوری۔ ایسوشی ایٹڈ پریس کو سرکاری طور پر اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ لالہ شنگارداس لوتھرا اسسٹنٹ ایڈمنسٹریٹر کے متعلق جو خبر شائع ہوئی ہے کہ وہ سیالکوٹ جا رہے ہیں۔ اس میں کوئی صداقت نہیں۔

احمد آباد ۲۶ جنوری۔ احمد آباد کے کارخانہ کے تنازعہ کا فیصلہ کرنے کے لئے جو ثالث مقرر کیا گیا تھا۔ اس نے اپنا فیصلہ صادر کرتے ہوئے بیان کیا کہ کارخانہ داروں کی انجمن نے یہ ثابت نہیں کیا۔ کہ اجرتوں میں عام تخفیف ضروری ہے۔ اور کارخانہ کی طرف سے بحیثیت مجموعی اس پر عمل ہونا چاہئیے۔

لاہور ۲۶ جنوری۔ معاصر "انقلاب" (۲۸ جنوری) کے نامہ نگار امرتسر کی اطلاع ہے کہ مولوی مظہر علی اظہر کے خطوط کی اشاعت سے چند روز قبل مولوی محمد داؤد غزنوی امرتسر گئے تھے۔ جہاں انہوں نے شریف گنج میں ایک معزز شخص کے سامنے بیان کیا کہ دفتر احرار کے کچھ کاغذات چوری ہو گئے ہیں۔ اور وہ ان کاغذات کی تحقیقات کے سلسلہ میں امرتسر آئے ہیں۔ ایک اور نامہ نگار کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ مولوی حبیب الرحمٰن لدھیانوی حال ہی میں امرتسر آئے تھے۔ اور وہاں انہوں نے داؤد غزنوی سے کہا کہ "اسمٰعیل (سید محمد اسمٰعیل غزنوی) کو بہر صورت راضی کرو۔"

کیمبل پور ۲۶ جنوری۔ سر سکندر حیات خان لیڈر اتحاد پارٹی نے ایک ملاقات کے دوران میں کہا۔ کہ آئندہ انتخابات کے موقع پر کوئی امیدوار غلط توقعات سے دھوکا نہ کھا سکے گا۔ اور نہ دوسر کسی امیدوار کو غلط امیدیں دلا سکینگے۔ انہوں نے اس امر پر خوشی کا اظہار کیا۔ کہ صوبہ میں یونینسٹ پارٹی کو نمایاں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ کانگرس کی ناکامی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ کانگرس اصلاح دیہات کے سلسلہ میں جو تجاویز ملک میں رائج کرنا چاہتی ہے۔ یونینسٹ پارٹی نے فوراً ان تجاویز کو عملی جامہ پہنایا ہے۔

گجرات ۲۶ جنوری۔ اخبار "زمیندار" (۲۷ جنوری) رقمطراز ہے کہ گجرات میں مجلس احرار کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مولوی مظہر علی نے مولوی ظفر علی خان اور ڈاکٹر عالم پر اپنی پوری سبابی شان کے ساتھ ناروا حملے کئے۔ جس پر پبلک میں غصہ کی لہر دوڑ گئی۔ اور "مظہر علی گو بیک" "مظہر علی مردہ باد" کے نعرے بلند ہونے شروع ہو گئے۔ اور حاضرین نے باواز بلند کہا۔ کہ ہم منافق مظہر علی کی بات سننا نہیں چاہتے۔ جلسہ اسی ہنگامے پر ختم ہو گیا۔

لاہور ۲۶ جنوری۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ۲۵ جنوری کو کانگڑہ ضلع ہوشیارپور میں چوہدری افضل حق (احراری) اور چوہدری نصر اللہ خان صاحب ناصر یونینسٹ امیدوار کا زبردست انتخابی مقابلہ ہوا۔ ایک نابالغ لڑکے نے احراری امیدوار کے حق میں ووٹ ڈالا جس کے خلاف فریق مخالف نے احتجاج کیا۔ لیکن کوئی کارروائی نہ کی گئی۔ ناصر صاحب کے ایجنٹ نے اس واقعہ کی اطلاع بذریعہ تار ریونیو منسٹر لاہور اور الیکشن آفیسر ہوشیارپور کو دی ہے۔

امرتسر ۲۶ جنوری۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۴ آنے سے ۳ روپے ۱۰ آنے تک نخود حاضر ۲ روپے ۵ آنے ۶ پائی۔ کپاس ۶ روپے ۱۰ آنے روئی ۱۶ روپے ۴ آنے۔ سونا دیسی ۳۵ روپے ۱۵ آنے اور چاندی دیسی ۵۱ روپے ۶ آنے ہے

بیت المقدس (بذریعہ ڈاک) عربوں کے سیاسی حلقوں میں تجویز کی جا رہی ہے کہ ممالک اسلامیہ کے مندوبین کی ایک کانفرنس قاہرہ یا دمشق میں منعقد کی جائے۔ تاکہ اتحاد اسلامی کی فیڈریشن کے قیام کے ذریعہ ممالک اسلامیہ کو ماتحتی سے نجات دلائی جائے۔ فلسطین میں جنگ آزادی لڑنے کے لئے عرب ہائی کمیٹی ۵۰ ہزار پونڈ سرمایہ جمع کر رہی ہے۔

پٹنہ ۲۶ جنوری۔ بہار کانگرس کمیٹی نے انتخابی پراپیگنڈا کے لئے جس ہوائی جہاز کو کرایہ پر لیا تھا۔ وہ آج ایک درخت کے ساتھ ٹکرا کر ٹوٹ گیا۔

پیرس ۲۶ جنوری۔ فرانس کے وزیر اعظم موسیو بلم نے ایک تقریر کے دوران میں کہا۔ کہ یہ بات بالکل غلط ہے کہ ہم جرمنی کو مزید اختیارات دینے کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔ سیاسی معاہدہ کے بغیر کوئی اقتصادی معاہدہ نہیں ہو سکتا۔

سنتیاگو (جنوبی امریکہ) ۲۶ جنوری۔ کمل تانبے کے کارخانوں میں دو گاڑیاں جن میں بارود بھرا ہوا تھا۔ پھٹ گئیں۔ اس حادثہ کے نتیجہ میں ۶۰ آدمی ہلاک اور ۱۰۰ مجروح ہوئے۔

لکھنؤ ۲۶ جنوری۔ خورجہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں فرقہ وارانہ فساد ہو گیا جس کے نتیجہ میں

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی